20واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

منگل 12 اپریل 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)

بروز جمعرات 20 مارچ 2014، بروز جمعتہ المبارک 12 دسمبر 2014 اور بروز منگل 23 فروری 2016 کے ایجنڈے سے زیرالتواء سوال

ضلع جہلم: سرکاری اراضی ودیگر تفصیلات

*1186: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیرمال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سرکاری اراضی کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/پٹہ / ٹھیکہ پردی گئی ہے اوراس سے سالانہ کتنی رقم حکومت کو وصول ہورہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی خالی اور بنجر کس کس جگہ پر پڑی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کررکھاہے،ان کے نام،ولدیت اورپتہ جات اور موضع مع سرکاری اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کیاحکومت ناجائزقابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے اوراس کو بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں توکیوں؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف) ضلع جہلم میں کل 385574 ایکڑ، 01 کنال، 03 مرلے سرکاری رقبہ اراضی موجود ہے جس کی موضع وار / (تحصیل وار) تفصیل جھنڈی:"الف"،"ب"،"ج"،"د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 13 مرلے رقبہ موبی لنک ٹیلی فون کمپنی اور 02 کنال رقبہ محکمہ انٹیلی جنس بیورو کو بحکم بورڈ آف ریونیو پنجاب، لیز پر دیاگیاہے جس سے منجملہ سالانہ آمدن -/2,18,000 (2 لاکھ 18 ہزار) روپے حکومت پنجاب کے خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔

(ج) ضلع جہلم کی کل زمین 385574 ایکڑ 1 کنال 3 مرلہ میں سے 109579 ایکڑ 1 کنال 12 مرلہ رقبہ مختلف محکمہ جات کے زیر قبضہ ہے۔ جبکہ خالص بقایا سرکار 275994 ایکڑ 7 کنال 11 مرلہ ہے جو رکھ سرکار اور بنجر ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تحصیل جہلم	135-Acre 5k-6-M
تحصیل دینہ	73-Acre 1-K 9-M
تحصیل سوہاوہ	10253-Acre 7-K 14-M
تحصیل پنڈدادن خان	265532-Acre 1-K 2-M
میزان	275994-Acre 7-K 11-M

(د) کوئی سرکاری اراضی زیر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) تاحال ضلع میں ایسی کوئی اراضی ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔ حکومتی پالیسی ہے کہ زرعی سرکاری اراضی بذریعہ نیلام عام کاشت کاری کے لئے دی جاتی ہے۔ تاہم اس میں ناجائز قابضین کو پہلا حق دیا جاتا ہے اگر وہ دیگر شرائط پوری کرتا ہو۔

(تاریخ وصولی جواب 11 جنوری 2014)

بروز جمعتہ المبارک 12 دسمبر 2014 اور بروز منگل 9 فروری 2016

کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع لاہور: پٹواریوں و گرداوروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1377: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ مال کے کتنے پٹواری، گرداور، تحصیلدار اور نائب تحصیلدار تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ پٹواریوں کے دفتر کس کس جگہ قائم ہیں اور ان میں کل کتنے اہلکاران کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس وقت کتنے پٹواریوں کے خلاف محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ضلع لاہور میں محال سیٹلمنٹ اور اشتمال کے کل 274 پٹواری، 25 گرداور۔ 7 تحصیلدار اور 20 نائب تحصیلدار تعینات ہیں۔

(ب) پٹواریوں کے بڑے بڑے دفاتر شاہدرہ، نولکھا۔ لاہور خاص۔ بادامی باغ، ملتان روڈ، پاجی رائیونڈ روڈ، مسلم ٹاؤن موڑ۔ چونگی امر سدھو اور میڈیکل سوسائٹی پر لب نہر نزد جلو میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف مواضعات میں بھی پٹواریوں کے دفاتر موجود ہیں۔

(ج) اس وقت 20 کے خلاف محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2014)

بروز منگل 23 فروری 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: چک نمبر 321 گ ب میں سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*3106: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 321 گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2005 میں سرکاری اراضی کتنی تھی؟

(ب) اس وقت اس چک میں کتنی سرکاری اراضی ہے اس کا مربعہ اور ایکڑ نمبر بتائیں؟

(ج) 2005 سے آج تک اس چک میں کتنی سرکاری اراضی کن کن افراد کو الاٹ کی گئی ہے یا پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے ان کے نام، پتہ جات اور سرکاری اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(د) یہ سرکاری اراضی کس اتھارٹی نے الاٹ کی ہے اور ان الاٹیوں سے کتنی رقم وصول کی گئی ہے، اس وقت اس چک میں زمین کی مارکیٹ ویلیو کیا ہے؟

(ہ) کیا کسی سرکاری ملازم کو بھی اراضی الاٹ کی گئی ہے تو اس کا نام، ولدیت، سرکاری ملازمت کا عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(و) اگر اراضی کسی سکیم کے تحت الاٹ کی گئی ہے تو اس سکیم کا نام بھی بتائیں؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) سال 2005 میں چک نمبر 321 گ ب تحصیل پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 800 ایکڑ، 05 کنال 09 مرلہ صوبائی حکومت کی ملکیتی زمین تھی۔

(ب) اس وقت بھی سرکاری اراضی 800 ایکڑ 05 کنال اور 09 مرلہ ہے۔ تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس چک میں کل اراضی 49 ایکڑ 05 کنال 10 مرلہ عارضی کاشت سکیم کے تحت چار افراد کو پٹہ پر دی گئی۔ عارضی کاشت سکیم کے تحت پٹہ پر دیئے گئے رقبہ کی تفصیل جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رقبہ عارضی کاشت سکیم بحکم کلکٹر تقسیم کیا گیا جس کا لگان اب تک مبلغ تین لاکھ روپے وصول کیا گیا ہے۔ اراضی کی مارکیٹ ویلیو -/5,00,000 روپے سے لے کر -/7,00,000 روپے تک فی ایکڑ ہے۔

(ہ) کوئی نہیں ہے۔

(و) اراضی "عارضی کاشت سکیم" کے تحت پٹہ پر دی گئی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 16 اکتوبر 2014)</u>

بروز منگل 23 فروری 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

<u>ضلع فیصل آباد۔ سرکاری اراضی ودیگر تفصیلات</u>

*3117: <u>جناب احسن ریاض فتیانہ</u>: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں سرکاری زمین کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے اور کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی غیر آباد اور کتنی اراضی آباد ہے؟

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ / لیز / پٹہ پر کس کس کو دی ہوئی ہے اور ان سے سالانہ کتنی رقم وصول کی جا رہی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن افراد نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے ؟

(ہ)ان افراد سے سرکاری اراضی واگزار کیوں نہیں کروائی جا رہی ؟

(و)اس اراضی کو واگزار کروانا کس کی ذمہ داری ہے ؟

(ز)اس اراضی کو کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 18نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6جنوری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ میں کل سرکاری زمین 7788ایکڑ ہے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

بیدخل شدہ مزارع سکیم	1438ایکڑ	گرو مور فوڈ سکیم	2731ایکڑ
منگلاڈیم سکیم	458ایکڑ	گوجرانوالہ چھاؤنی سکیم	10ایکڑ
نیلام	390ایکڑ	گائے پال سکیم	639ایکڑ
خچر پال سکیم	131ایکڑ	انعام داری سکیم	49ایکڑ
لائیو سٹاک	346ایکڑ	پانچ سالہ سکیم	1080ایکڑ
دس سالہ سکیم	30ایکڑ	پندرہ سالہ سکیم	218ایکڑ
بیس سالہ سکیم	143ایکڑ	ٹیوب ویل سکیم	104
وزیراعلیٰ سکیم	21ایکڑ		

(ب)سالم اراضی قابل کاشت ہے۔

(ج)2014ایکڑ05کنال13مرلے رقبہ لیز پر دیا ہوا ہے۔ تفصیل (جھنڈی "الف")ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اور اس سے سالانہ رقم مبلغ -/1,31,73,821روپے وصول کی جا رہی ہے۔

(د)ان افراد سے رقبہ واگزار کروایا جا چکا ہے۔

(ہ)سرکاری رقبہ واگزار کروایا جا چکا ہے۔

(و)صاحب کلکٹر سب ڈویژن / عملہ مال

(ز)اس اراضی کو واگزار کروایا جاچکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3دسمبر 2014)

بروز منگل 23فروری 2016کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ساہیوال: ضلع ساہیوال کی حدود میں محکمہ مال کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3562: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیاوزیر مال و کالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ مال و کالونیز کی کس کس جگہ زرعی اور شہری اراضی ہے ؟

(ب) کون کون سی اراضی پر کس کس شخص یاادارے نے قبضہ کرر کھا ہے ؟

(ج) کون کون سی اراضی ایکڑ وائز کتنی رقم پر لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے ؟

(تاریخ وصولی یکم جنوری 2014 تاریخ ترسیل 27مارچ 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک ہائے میں 9409ایکڑ 06کنال 09مرلے رقبہ ہے جس میں سے 5204ایکڑ 06کنال 01مرلہ زرعی اراضی ہے اور 4205ایکڑ 02کنال 08مرلے شہری اراضی ہے۔ تفصیل (جھنڈی "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک میں 297ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کرر کھا ہے جس پر متعدد گھرانہ جات قابض ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ مال کے کسی رقبہ پر کسی محکمہ کا کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔ ناجائز قبضہ کی تفصیل تحصیل ساہیوال و ناجائز قبضہ کی تفصیل تحصیل چیچہ وطنی (جھنڈی "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں عارضی کاشت سکیم کے تحت رقبہ زیر پٹہ 421ایکڑ 01کنال اور 01مرلہ ہے اور رقم پٹہ برائے سال 13-2012ء مبلغ -/50,44,789روپے داخل خزانہ سرکار ہو چکی ہے، رقبہ کی تفصیل ایکڑ وائز تحصیل چیچہ وطنی (جھنڈی "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تحصیل ساہیوال کی تفصیل (جھنڈی "د") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 فروری 2015)

بروز منگل 23 فروری 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع ساہیوال میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4171: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل ساہیوال اور شہر (ضلع ساہیوال) میں کتنی سرکاری اراضی کس قصبہ اور گاؤں میں واقع ہے، کتنی اراضی پر دکانیں اور دفاتر ہیں؟

(ب) کتنی اراضی لیز، پٹہ، ٹھیکہ پر دی ہوئی ہے۔اس سے سال 12-2011ء اور 13-2012ء کے دوران کتنی آمدن حکومت کو ہوئی ہے۔ تفصیل سال وائز بتائی جائے؟

(ج) کتنی اراضی پر ناجائز قابضین ہیں۔اس اراضی کو ناجائز قابضین سے کیوں حکومت واگزار نہیں کروا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 2 جون 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل ساہیوال میں سرکاری اراضی کا کل رقبہ 8784 ایکڑ 01 کنال 14 مرلے ہے اس میں 4583 ایکڑ 06 کنال 18 مرلے زرعی ہے اور 4200 ایکڑ 02 کنال 16 مرلے پر مختلف محکمہ جات کے دفاتر ہیں اور 03 ایکڑ پر دکانیں ہیں جس کی تفصیل (جھنڈی "الف"، "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ مال نے 159 ایکڑ 03 کنال 18 مرلے رقبہ ٹھیکہ / پٹہ پر دے رکھا ہے جس کی 12-2011 میں سالانہ آمدن مبلغ -/28,66,622 روپے ہوئی ہے اور 13-2012 میں سالانہ آمدن -/24,48,814 روپے ہوئی ہے۔ تفصیل (جھنڈی "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) تحصیل ساہیوال میں 160 ایکڑ اراضی ملکیتی صوبائی حکومت پر ناجائز قابضین نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جن کی تفصیل موضع وار تفصیل جھنڈی "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ناجائز قابضین

سے رقبہ واگزار کروانے کے لیے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر صاحبان احکامات صادر کرتے ہیں جن کی تعمیل میں ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے ناجائز قابضین نے مختلف عدالت ہائے دیوانی سے حکم امتناعی وغیرہ حاصل کر رکھے ہیں اور ان کے کیس ہائے / اپیل ہائے زیر سماعت ہیں جس کی وجہ سے رقبہ واگزار کروانے میں دشواری کا سامنا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 فروری 2015)

لاہور: ڈی ایچ اے کی طرف سے ملحقہ آبادیوں کے راستے بند کرنے کی تفصیلات

*4: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور نے ملحقہ و منسلکہ آبادیوں کے راستے بند کئے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ راستے حکومت پنجاب کی ملکیت تصور کئے جاتے ہیں؟

(ج) ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی نے کس قانون کے تحت ملحقہ و منسلکہ آبادیوں کے راستے بند کئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ راستے بند کرنے کے لئے ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کسی محکمے سے NOC لیتی ہے؟

(ہ) گر جواب نفی میں ہیں تو حکومت اس طرح کے اقدامات کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے، اس بارے میں بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 17 جون 2013)

جواب موصول نہیں ہوا

راولپنڈی ڈویژن میں تعینات تحصیلداروں کی تفصیلات

*1296: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے وضع کردہ قوانین کے مطابق کوئی بھی تحصیلدار اپنے رہائشی ضلع میں تعنیات نہیں ہو سکتا؟

(ب)اس وقت راولپنڈی ڈویژن میں کتنے ایسے تحصیلدار ہیں جو اپنے رہائشی اضلاع میں تعینات ہیں، ان کے نام مع اضلاع بتائے جائیں؟

(ج)اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حکومت کے اپنے وضع کردہ قوانین کی خلاف ورزی نہیں ہے؟

(د)اگر جزو(ج)کا بھی جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان تحصیلداروں کو جو اپنے رہائشی اضلاع میں تعینات ہیں، وہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013　　　تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پالیسی کے تحت کوئی بھی تحصیلدار اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہ ہو سکتا ہے لیکن ضلع لاہور صوبہ پنجاب کا ہیڈ کوارٹر ہونے کی وجہ سے مذکورہ پالیسی کی زد میں نہ آتا ہے۔

(ب)راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو۔

(ج)راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو اس طرح حکومت کے اپنے وضع کردہ قوانین کے خلاف ورزی ہونے کا جواز نہ بنتا ہے۔

(د)راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو اس لیے ان کو تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہ ہے مزید برآں یہ کہ حکومتی پالیسی کے مطابق کوئی بھی افسر / تحصیلدار (BS-16) کیڈر کی سیٹ پر اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہ ہو سکتا ہے لیکن مخصوص حالات میں مذکورہ افسران اپنے رہائشی ضلع میں ایکسیئن کیڈر سیٹ کے علاوہ تعینات ہو سکتے ہیں اس لیے بورڈ آف ریونیو پنجاب کے تحصیلدار جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں تعینات ہیں ان کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس سے عیاں ہے کہ کوئی بھی تحصیلدار کیڈر کی سیٹ پر تعینات نہ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 مارچ 2014)

ضلع جہلم رجسٹرڈ اشٹام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1297: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں کتنے رجسٹرڈ اشٹام فروش ہیں؟

(ب) سال 2012 کے دوران ضلع ھذا میں کتنی مالیت کے اشٹام فراہم کئے گئے؟

ج) اس وقت اس ضلع میں اشٹام فروش کے لائسنس کے حصول کے لئے کتنی درخواستیں Pending ہیں؟

(د) اشٹام فروش کا لائسنس جاری کرنے کا طریق کار نیز مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، ضلع جہلم میں اشٹام فروشوں کی تعداد 106 ہے۔

(ب) حسب رپورٹ آمدہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر ضلع جہلم سال 2012 میں کل اشٹام جو اشٹام فروشوں کو ضلع ہذا سے جاری ہوئے ان کی مالیت -/77,22,760 روپے ہے۔

(ج) ضلع جہلم میں اس وقت اشٹام فروشوں کے لائسنس کے حصول کے لئے چار عدد درخواستیں Process میں ہیں۔

(د) اشٹام فروشوں کا لائسنس اسٹمپ رولز 1934 کے رول 26 کے تحت درخواست گزار جو لکھنا پڑھنا جانتا ہو کے ذاتی کردار اور جائے حصول لائسنس کی آبادی کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کی رپورٹ / سفارشات پر جاری کیا جاتا ہے اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرنے کی مجاز اتھارٹی ڈسٹرکٹ کلکٹر ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 نومبر 2013)

لاہور: کچی آبادی چودھری کالونی کے گھروں کو مسمار کرنے کی تفصیلات

*1856: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ کچی آبادی چودھری کالونی ایل اوایس لاہور کو ختم کر دیا گیاتا کہ سڑک کو کھلا کیا جاسکے ؟

(ب) مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا؟

(ج) متاثرہ لوگوں کو پے منٹ کی تمام تفصیلات مہیا کی جائیں ؟

(د) زمین کا ریٹ اور ڈھانچہ کا کیا ریٹ دیا گیا ہے ؟

(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ یہاں پر کچی آبادی کی رہائشی جگہ کو کمرشل ریٹ پر بھی پے منٹ کی گئی ہے، اسکی تفصیل بھی مہیا کی جائے ؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) کچی آبادی ایل اوایس کو ختم نہیں کیا گیا آبادی سے جتنی جگہ درکار تھی اتنا ہی رقبہ حاصل کیا گیا ہے۔

(ب) کچی آبادی چوہدری کالونی کے 32 گھروں کو مسمار کیا گیا۔

(ج) متاثرہ گھروں کی پے منٹ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) زمین کا ریٹ۔ /2,55,000 + 15% فی مرلہ بمطابق قانون ادا کیا گیا ہے اور ڈھانچہ کیلئے بلڈنگ کی کیٹگری، عمر اور دیگر عوامل کو مدنظر رکھا ہے۔

(ہ) کچی آبادی کے کسی بھی رہائشی کو کمرشل ریٹ پر ادائیگی نہیں کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 12 جنوری 2014)

ضلع لاہور: اشٹام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2433: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے اشٹام فروش ہیں، کیا ان میں کسی قسم کی درجہ بندی بھی موجود ہے، ایک اشٹام فروش سالانہ کتنے اشٹام فروخت کر سکتا ہے ؟

(ب)اشٹام فروش کالائسنس جاری کرنے پرلاہور کی انتظامیہ نے جو پابندی عائد کرر کھی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں۔اگر پابندی نہیں ہے تولائسنس کیوں جاری نہیں کیئے جارہے ؟
(ج) گزشتہ پانچ سال میں ضلع لاہور میں کتنے نئے افراد کو اشٹام فروش کے لائسنس جاری کیئے گئے تھے ؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز
(الف) اس وقت ضلع لاہور میں 1455 اشٹام فروش کام کر رہے ہیں اور ان میں کسی قسم کی درجہ بندی نہ ہے ایک اشٹام فروش ایک ہزار روپے تک کی مالیت کے اشٹام پیپرز اپنی ضرورت کے مطابق دفتر خزانہ سے حاصل کر کے فروخت کر سکتا ہے۔
(ب) عدالت عالیہ میں ایک رٹ نمبر 94/14539 روبرو جناب جسٹس خلیل الرحمان رمدے صاحب عدالت عالیہ لاہور پیش ہوئی تھی۔ جس کی بناء پر سابقہ ڈپٹی کمشنر / کلکٹر لاہور نے اپنے حکم مورخہ 1995-08-16 کے تحت نئے لائسنس کے اجراء پر پابندی عائد کی تھی یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لائسنس اشٹام فروش کی میعاد ایک سال ہے اور لائسنس تجدید نہ کروانے کی صورت میں منسوخ ہو جاتا ہے جاری شدہ لائسنس کی بحالی / ٹرانسفر کے اختیارات ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے پاس ہیں۔
(ج) ضلع لاہور میں گزشتہ پانچ سال میں کوئی نیا لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2014)

صوبہ میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی خالی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2434: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت تحصیل دار اور نائب تحصیل دار کی کتنی پوسٹیں خالی ہیں۔ نائب تحصیل دار کی آخری بار براہ راست تقرری کب، کس کے حکم سے کی گئی اور کتنی تقرریاں کیں گئیں؟

(ب)صوبہ میں تحصیل داراور نائب تحصیلدار کی پوسٹیں کیاپبلک سروس کمیشن کے ذریعہ پر کی جائیں گی،اب تک پبلک سروس کمیشن کو کتنی پوسٹوں کی ڈیمانڈ بھیجی گئی ہے، سابقہ دور حکومت میں پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کب وصول ہوئیں اوران سفارشات کے مطابق تقرریاں کب کی گئیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف)اس وقت صوبہ پنجاب میں تحصیلداروں کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	طریق کار بھرتی / ترقی	فیصدی	کل اسامیاں	موجودہ صورت	خالی اسامیاں
1	براہ راست بھرتی	30فیصد	59	08	51
2	ترقی نائب تحصیلدار سے بطور تحصیلدار	53فیصد	104	51	53
3	ترقی منسٹریل عملے سے بطور تحصیلدار	17فیصد	33	31	02
4	کل تعداد	100فیصد	196	90	106

آمدہ رپورٹ از کمشنر زہائے پنجاب کے مطابق صوبہ پنجاب میں اس وقت نائب تحصیلداروں کی کل143 اسامیاں خالی ہیں۔138 نائب تحصیلداروں کی براہ راست تقرری آخری بار2009 میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر متعلقہ ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسرز (ریونیو) نے تقرریاں کی تھیں۔

(ب)صوبہ پنجاب میں ڈائریکٹ (اے کلاس)اور منسٹریل سٹاف سے بطور تحصیلداراور ڈائریکٹ (اے کلاس)اور منسٹریل سٹاف نائب تحصیلداروں کی بھرتی کے لئے بورڈآف ریونیو پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کہتاہے اور پنجاب پبلک سروس کمیشن باقاعدہ امتحان اور انٹرویو لیکراہل امیدواروں کو تحصیلداراور نائب تحصیلدار کی بھرتی کے لئے بورڈآف ریونیو کو سفارش کرتاہے۔تاہم 45

تحصیلداروں کی اسامیوں پر بھرتی کے لیے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی گئی تھیں لیکن بعض انتظامی وجوہات کی وجہ سے ان اسامیوں پر بھرتی عارضی طور پر روک دی گئی تھیں جو کہ اب دوبارہ زیر غور ہے۔ سابقہ دور حکومت میں نائب تحصیلداروں کی بھرتی کے لیے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن سے 2009 میں موصول ہوئیں تھیں جب کہ تحصیلداروں کی سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے 2011 میں موصول ہوئیں تھیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2014)

زرعی انکم ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*3307: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2012 کے دوران حکومت کو زرعی انکم ٹیکس سے کل کتنی رقم موصول ہوئی نیز ٹیکس وصول کرنے کے لئے حکومت کیا طریقہ اختیار کرتی ہے؟

(ب) سال 2013 کے دوران حکومت کو زرعی انکم ٹیکس سے کل کتنی رقم موصول ہوئی؟

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) مالی سال 12-2011 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں مبلغ چھہتر کروڑ چوبیس لاکھ چھبیس ہزار چھ سو بتیس (76,24,26,632/-) روپے وصول گئے گئے۔

زرعی انکم ٹیکس کی وصولی مندرجہ ذیل دو طریقوں سے ہوتی ہے:۔

1۔ محصول بر اراضی

2۔ محصول بر زرعی آمدنی

مذکورہ محصول میں سے جو زیادہ ہو وہ وصول کیا جائے گا جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔

(ب)مالی سال13-2012 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں مبلغ بیاسی کروڑ تہتر لاکھ انتالیس ہزار اور آٹھ سو تین(-/82,73,39,803)روپے وصول کئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 30اپریل 2014)

گجرات:بندوبست اراضی کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***4001:میاں طارق محمود:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)ضلع گجرات میں بندوبست اراضی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں،ان کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ب)سال 11-2010ء،12-2011ء اور 13-2012ء کے دوران کتنی رقم بندوبست اراضی پر خرچ ہوئی؟

(ج)بندوبست اراضی کا کام اس ضلع کے کس کس موضع اور گاؤں میں کب سے جاری ہے،یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(تاریخ وصولی 20فروری 2104 تاریخ ترسیل 29اپریل 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)ضلع میں کام بندوبست سرانجام دینے کے لیے 225 سابقہ تعینات شدہ محکمہ ریونیو اور بندوبست کے لیے بھرتی کیے گئے 116 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

عہدہ	تعداد	گریڈ	کیفیت
مہتمم بندوبست	01	18	
نائب مہتمم بندوبست	02	17	1ایڈیشنل چارج
تحصیلدار بندوبست	02	16	1ایڈیشنل چارج
نائب تحصیلدار بندوبست	15	14	
قانونگو	32	11	
پٹواری	247	09	
سٹینو گرافر	02	14	
جونیئر کلرک	04	07	
ڈرائیور	03	05	

نائب قاصد	26	02	
مالی	01	02	
چوکیدار	02	02	
سویپر	02	02	

(ب)ان سالوں میں کام بندوبست کو سرانجام دینے کے لئے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں تقریباً مبلغ-/7,69,83,635روپے خرچ ہوئے۔

(ج)بندوبست اراضی کا کام سال2005-06سے جاری ہے اور1008مواضعات کا کام بندوبست مکمل ہو چکا ہے اور بقایا76مواضعات کا کام بندوبست31دسمبر2014تک مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب24جولائی2014)

لینڈریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5045:جناب محمد ارشد ملک،ایڈووکیٹ:کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں لینڈریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کیا جا رہا ہے؟

(ب)اب تک کتنے موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو چکا ہے اور کتنے موضع جات بقایا ہیں؟

(ج)ضلع ساہیوال میں لینڈریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا تخمینہ کتنا ہے نیز لینڈریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کے لئے کیا مشکلات ہیں؟

(د)کیا لینڈریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے عوامی نمائندوں پر مشتمل کمیٹی بنائی جا سکتی ہے جو اس معاملے کو ہینڈل کرے تاکہ عوامی مشکلات کو جلد از جلد حل کیا جا سکے؟

(تاریخ وصولی28جون2014 تاریخ ترسیل12ستمبر2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)جی ہاں!یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں لینڈریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔

(ب) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈریکارڈ کا منصوبہ ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت شروع کیا گیا۔ منصوبہ بندی اور تیاری کے مختلف مراحل کی تکمیل کے بعد عملدرآمد کے درج ذیل مراحل کے تحت اس منصوبہ کا آغاز کیا گیا:۔

پائیلٹ فیز:	3اضلاع
فیز1:	8 اضلاع
فیز:2	13اضلاع
فیز:3	12اضلاع

اس شیڈول کے تحت ضلع ساہیوال میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈریکارڈ کا کام بارہ اگست سال2013 میں شروع کیا گیا۔ ضلع ساہیوال کے دستیاب تمام522 مواضعات کی عکس بندی اور ڈیٹاانٹری مکمل کی جاچکی ہے۔جبکہ بقایا10 مواضعات اشتمال میں ہیں جن کا ریکارڈ دستیابی کے بعد کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ ضلع ساہیوال کی دونوں تحصیلوں میں اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اور بتدریج کمپیوٹرائزڈ مواضعات کا ریکارڈ ڈیٹا بیس میں لوڈ کیا جارہا ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں لینڈریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی خدمات.M/S AOS (Pvt) Ltd سے انتہائی شفاف طریقے سے مقابلے کے بعد32 ملین روپے میں لی جارہی ہیں۔

ضلع ساہیوال میں لینڈریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے سلسلے میں درج ذیل مشکلات درپیش ہیں:۔

- مکمل ریکارڈ کی عدم دستیابی
- پرت پٹوار اور پرت سرکار میں تفاوت
- ریکارڈ کی تصدیق میں تاخیر
- اصل رقبہ سے زائد کی منتقلی
- پیچیدہ درستگی کا عمل

تاہم ضلع ساہیوال کی انتظامیہ کمپیوٹرائزیشن آف لینڈریکارڈ کی تکمیل میں فی الحال مکمل معاونت کررہی ہے۔

(د) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے منصوبے کے انتظامی، تکنیکی اور پیشہ وارانہ معاملات کی دیکھ بھال کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے Project Steering Committee تشکیل دی گئی ہے۔ جس کی سربراہی چیف سیکرٹری پنجاب کے سپرد کی گئی ہے۔

مزید برآں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے منصوبہ کی پراگریس کا ڈویژنل کمشنرز کی ماہانہ میٹنگ میں جائزہ لیا جاتا ہے۔

اس منصوبہ کی وقتی تکمیل اور درپیش مشکلات کے جلد ازالہ کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے ضلعی سطح پر کیبنٹ ممبر کی سربراہی میں عوامی نمائندوں اور ڈسٹرکٹ کلکٹر پر مشتمل کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 17 دسمبر 2014)

ضلع گجرات میں سرکاری ملازمین کی کالونی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*5206: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں کتنی سرکاری کالونیز موجود ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت ضلع ہذا میں سرکاری ملازمین کے لئے کوئی کالونی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 اکتوبر 2014 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2015)

جواب موصول نہیں ہوا

(جواب موصول نہ ہونے کی وجہ سے 23 فروری 2016 کو زیر التواء ہوا)

ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں ملازمین کو مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*5392: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اکتوبر 1999ء تک ریلیف برانچ بورڈ آف ریونیو پنجاب کا حصہ تھی اور بورڈ آف ریونیو کا سٹاف ہی اس میں خدمات سرانجام دیتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2005ء میں ریلیف برانچ کو ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ بنا دیا گیا اور وہ انہی قواعد و ضوابط اور استحقاق کا حق دار گردانا جاتا تھا جن کے بورڈ آف ریونیو پنجاب کے دوسرے ملازمین مستحق تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکتوبر 2005ء کے زلزلہ کے بعد مذکورہ ڈیپارٹمنٹ کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا نام دے دیا گیا اور اس کے بعد اس کے ملازمین ان مراعات سے محروم ہو گئے جو بورڈ آف ریونیو پنجاب کے دوسرے ملازمین کو حاصل ہیں نیز انہیں لاہور میں خدمات سرانجام دینے کے باوجود سرکاری رہائش کی الاٹمنٹ کے حق سے بھی محروم کر دیا گیا؟

(د) کیا حکومت ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو حسب سابق بورڈ آف ریونیو پنجاب کا حصہ قرار دینے اور اس کے ملازمین کی مراعات اور استحقاق بمطابق ملازمین بورڈ آف ریونیو کب تک بحال کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ ریلیف برانچ 1999 تک بورڈ آف ریونیو کا حصہ تھی اور بورڈ آف ریونیو کا سٹاف ہی اس میں خدمات سرانجام دیتا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سال 2005 میں ریلیف برانچ کو ریلیف اینڈ کرائسسز مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ بنا دیا گیا۔

(ج) اکتوبر 2005 کے بعد ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا نام دیا گیا جس کا تعلق بورڈ آف ریونیو سے برقرار ہے اور اس کے ملازمین کو بورڈ آف ریونیو پنجاب کے مساوی سرکاری رہائش کی الاٹمنٹ کی سہولت میسر ہے۔

(د) ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ بورڈ آف ریونیو پنجاب کا حصہ ہے اور اس کے ملازمین کی مراعات اور استحقاق بورڈ آف ریونیو پنجاب کے ملازمین کے مساوی اور مطابق ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2015)

گوجرانوالہ ڈویژن میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی تفصیلات

*5558: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں حالیہ سیلاب سے کن کن اضلاع کے کون کون سے علاقے متاثر ہوئے، سیلاب سے بچاؤ کے لئے آئندہ کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) ان علاقوں میں کتنے افراد ہلاک ہوئے اور کن کن افراد کے کتنی مالیت کے گھر، مال مویشی اور فصلیں متاثر یا تباہ ہوئے؟

(ج) متاثرین کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور کتنے افراد کو کس کس مد میں کتنی امداد دی گئی، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) متاثرین کا تعین اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لئے کن کن افسران واہلکاران کی ذمہ داریاں لگائی گئیں، ضلع وائز تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے کیا Criteria مقرر کیا گیا؟

(و) پی ڈی ایم اے نے حالیہ سیلاب میں مذکورہ علاقوں میں جو امدادی کارروائیاں کیں ان کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 22 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 13 جنوری 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں حالیہ سیلاب 2014 کے دوران مندرجہ ذیل اضلاع اور دیہات متاثر ہوئے:۔

1۔ گوجرانوالہ 45 (تحصیل وزیر آباد 23، تحصیل کامونکی 22)

2۔ حافظ آباد 143 (تحصیل حافظ آباد 59، تحصیل پنڈی بھٹیاں 84)
3۔ نارووال 91 (تحصیل نارووال 61، تحصیل شکر گڑھ 7، تحصیل ظفروال 23)
4۔ سیالکوٹ 22 (تحصیل سیالکوٹ 20، تحصیل پسرور 2)
5۔ منڈی بہاؤالدین 100 (تحصیل منڈی بہاؤالدین 16، تحصیل پھالیہ 72، تحصیل ملکوال 12)
6۔ گجرات 21 (تحصیل گجرات 21)

سیلاب سے بچاؤ کے لیے آئندہ کے نقصانات کو کم کرنے کے لیے فلڈ 2014 کے تجربات کی روشنی میں تجاویز و آراء حاصل کرنے کے لیے مورخہ 22 اور 23 اکتوبر 2014 کو ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں پیش کی گئی تجاویز کی روشنی میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر وزیر آبپاشی کی سربراہی میں ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جس کا پہلا اجلاس مورخہ 6 نومبر 2014 کو S&GAD کے کمیٹی ہال میں منعقد ہوا۔ ماہرین کی طرف سے آنے والی تجاویز کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے ان پر عمل درآمد کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت مکانات جو دوران سیلاب متاثر ہوئے ہیں ان کی مالیت تخمینہ بابت مکانات نقصانات نہیں لگایا جاتا۔ گوجرانوالہ ڈویژن کے چھ اضلاع میں جن افراد کی اموات، متاثرہ مکانات مال مویشی اور فصلات دوران سیلاب ہوئیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

	اموات افراد	مکانات	مال مویشی	متاثرین فصلات
1۔ گوجرانوالہ	7	675	182	9100
2۔ حافظ آباد	16	4431	175	10457
3۔ نارووال	22	909	2	3744
4۔ سیالکوٹ	37	2574	122	2231
5۔ منڈی بہاؤالدین	6	918	49	6145
6۔ گجرات	7	961	119	3509
میزان	95	10468	649	35186

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن کے حسب ذیل چھ اضلاع کے لیے امداد بابت متاثرین اموات، تعمیر مکانات دوران سیلاب 2014 امدادی رقم تقسیم کی گئی۔

	تعداد اموات	امدادی رقم	تعداد مکانات	امدادی رقم	تعداد متاثرین فصلات	امدادی رقم
1۔ گوجرانوالہ	7	11.2	675	16.875	9100	362.104
2۔ حافظ آباد	16	25.6	4431	110.775	10457	489.724
3۔ نارووال	22	35.2	909	22.725	3744	279.239
4۔ سیالکوٹ	37	59.2	2574	197.81	2231	281.8
5۔ منڈی بہاؤالدین	6	9.6	918	22.95	6145	235.5
6۔ گجرات	7	11.2	961	24.025	3509	98.398
میزان	95	152.0	10468	1746.765	35186	395.16

(د) متاثرین کا تعین اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لیے گوجرانوالہ ڈویژن میں تمام اضلاع کے ڈی سی

او صاحبان و تمام متعلقہ ضلعی افسران نے متاثرین کی بحالی کے لیے شب و روز کام کیا۔

تباہ شدہ مکانات کا سروے کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اہلکاران کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ ٹیم لیڈر (BS-14) 2۔ قانونگو / پٹواری 3۔ سیکرٹری یونین کونسل 4۔ لوکل امام مسجد

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لیے متعلقہ ضلعی کمیٹی ڈی سی او صاحب کی زیر نگرانی سیلاب سے متاثرہ علاقے کے سروے کے بعد متاثرین کا تعین کرتی ہے۔

امداد برائے نقصانات مکانات و فصلات کا جو طریق وضع کیا گیا ہے کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(i)معاوضہ برائے مکان 40% سے کم نقصان=	پہلی قسط	25000/-روپے
	دوسری قسط	15000/-روپے
	کل میزان	40000/-روپے
(ii)معاوضہ برائے مکان 40% سے زائد نقصان=	پہلی قسط	25000/-روپے
	دوسری قسط	55000/-روپے
	کل میزان	80000/-روپے
(iii)معاوضہ برائے فصلات آفت زدہ (12.5 ایکڑ تک)=	10000/-روپے فی ایکڑ	

(و) پی ڈی ایم اے پنجاب نے سیلاب 2014 کے دوران وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر نگرانی متاثرین میں امدادی اشیاء خوراک، ٹینٹ، ادویات، وکشتیاں وغیرہ گوجرانوالہ ڈویژن کے تمام متاثرہ اضلاع کو پہنچائی گئیں۔ علاوہ ازیں تمام امداد سیلاب متاثرین میں بابت اموات، مکانات، فصلات اور مال مویشی وغیرہ کے سلسلہ میں پی ڈی ایم اے اور ضلعی حکام کی زیر نگرانی تقسیم کی گئیں۔

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2015)

سرکاری زمین پر مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

*5651: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سال 2012ء میں 30-10-2012 تک سرکاری زمین پر رہائش پذیر افراد کو مالکانہ حقوق دینے کے احکامات جاری ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 5 مرلہ سکیم کے تحت بے گھر افراد کو دیہات اور شہروں میں پلاٹ الاٹ کئے گئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مذکورہ بالا دونوں احکامات پر کلی طور پر عمل درآمد نہ ہوا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر مقامات پر پٹواری حضرات نے سروے میں غلط اندراج کئے اور بعض اوقات پسند، ناپسند کی بنیاد پر اصل حقداروں کا نام سروے لسٹ میں شامل نہیں کیا گیا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام مسائل کی درستگی اور شکایات کے ازالے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہر تحصیل کی سطح پر ایک کمیٹی قائم کی ؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامی افسران ان شکایات کے ازالہ پر توجہ مرکوز نہیں کرتے اس کمیٹی کا اجلاس ایک ماہ میں دو مرتبہ ہونا ضروری ہے جو کہ مہینوں نہیں ہوتا، کیا حکومت وزیر اعلیٰ کے احکامات پر عملدر آمد کروانے اور لوگوں کو مالکانہ حقوق دلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دیہات ہائے میں 5 مرلہ سکیم کے تحت بے گھر افراد کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ غلط ہے مذکورہ بالا دونوں احکامات پر عمل درآمد کیا گیا ہے۔

(د) یہ غلط ہے۔ پسند اور ناپسند کی بنیاد پر سروے نہ ہوا ہے بلکہ اصل حقدار لوگوں کو سروے میں شامل کیا گیا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ ان تمام مسائل اور شکایات کے ازالہ کے لیے ہر تحصیل میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب پنجاب نے کمیٹی تشکیل دی ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے۔ جب بھی کوئی شکایت 5 مرلہ / کچی آبادی کے بارے میں موصول ہوتی ہے تو کمیٹی کا اجلاس طلب کر کے اسے حل کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 ستمبر 2015)

سرگودھا ڈویژن میں حالیہ سیلاب سے متاثرہ علاقہ جات کی تفصیلات

*5833: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع سرگودھا میں حالیہ سیلاب سے کون کون سے علاقے متاثر ہوئے نیز یہ بھی بتائیں کہ آئندہ سیلاب سے بچاؤ کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں ؟

(ب)ان علاقوں میں کتنے افراد جاں بحق ہوئے اور کتنے افراد کے کتنی مالیت کے گھر، مال مویشی اور فصلیں متاثر یا تباہ ہوئے، متاثرین وائز تفصیل بتائیں؟

(ج) متاثرین کے لئے کل کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور کون کون سے افراد کو کس کس مد میں کتنی امداد دی گئی، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لئے کن کن افسران و اہلکاران کی ذمہ داریاں لگائی گئیں، تحصیل وائز تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے کیا Criteria مقرر کیا گیا؟

(و) پی ڈی ایم اے نے حالیہ سیلاب میں مذکورہ علاقوں میں جو امدادی کارروائیاں کیں ان کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 10 اپریل 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) سیلاب 2014 میں ضلع سرگودھا میں 222 مواضعات متاثر ہوئے جن میں رقبہ بقدر 1,80,194 ایکڑ پر کھڑی فصلیں متاثر ہوئیں۔ تحصیلدار / یونین کونسل وار مواضعات کی تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آئندہ سیلاب سے بچاؤ کے لیے تمام متعلقہ محکمہ جات کی طرف سے ممکنہ اقدامات کئے گئے ہیں۔

(ب) سیلاب 2014 میں ضلع سرگودھا میں کل 12 افراد سیلاب کے پانی میں ڈوب کر جاں بحق ہوئے جن کے وارثان کو مبلغ 16 لاکھ روپے فی کس مالی امداد دی گئی نیز سیلاب کے دوران 6 مویشی ہلاک ہونا رپورٹ کئے گئے۔ سیلاب کے دوران مکانات و فصلیں تباہ ہونے پر کل 35625 متاثرین میں مبلغ -/94,02,17,637 روپے مالی امداد تقسیم کی گئی۔

(ج) ضلع ہذا میں حکومت پنجاب کی طرف سے انتظامات / امدادی اقدامات کے لیے مبلغ 10 کروڑ روپے وصول ہوئے جن میں سے 4 کروڑ 31 لاکھ 94 ہزار 189 روپے مختلف مدہائے میں خرچ کیے گئے۔

(د) حکومت کی ہدایات کے مطابق متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر، محکمہ زراعت، محکمہ لائیو سٹاک، ریونیو فیلڈ اسٹاف، امام مسجد، سینئر سکول ٹیچر، MEAs۔افسران / اہلکاران پر مشتمل کمیٹیاں بنائی گئیں۔

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے PDMA پنجاب کی طرف سے جاری کردہ SOP کے مطابق عملدرآمد کیا گیا۔

(و) سیلاب 2014 کے دوران سیلاب زدہ علاقوں میں ہر قسم کے حفاظتی اقدامات PDMA کی ہدایات کے مطابق کئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 ستمبر 2015)

ضلع لاہور میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*6000: باؤ اختر علی: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ مال کی شہری اور زرعی سرکاری اراضی کہاں کہاں واقع ہے، کل رقبہ سمیت تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس اراضی پر کون کون سے لوگ ناجائز قابضین ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت سرکاری اراضی کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے۔

(تاریخ وصولی 10 فروری 2015 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2015)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال12-2011 کے دوران ضلع لاہور میں 6978 کنال 8 مرلے 192 مربع فٹ سرکاری رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کرایا گیا۔

سال 2014 میں 134 کنال ساڑھے بارہ مرلے 100 مربع فٹ سرکاری رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کرایا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اپریل 2016)

چولستان میں بے زمین کاشتکاروں کو اراضی کی فراہمی

*6223: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چولسان میں وسیع وعریض رقبہ موجود ہے کیا حکومت چولستان کے اس بے آباد رقبہ کو آباد کرنے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے؟

(ب) چولستان میں مقامی چولستانیوں کو زرعی رقبہ تقسیم کیے جانے کے کسی منصوبہ پر کوئی کام ہو رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان مقامی کاشت کار جو زمین یا کم زمین کاشت کاروں کو چولستان کی زمین آسان شرائط پر دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) علاقہ چولستان کا کل رقبہ 66,55,360 ایکڑ ہے جو تین اضلاع میں واقع ہے۔ اس رقبہ میں سے 4,58,234 ایکڑ مختلف محکمہ جات کو منتقل شدہ ہے جبکہ 5,81,188 ایکڑ رقبہ مختلف سکیم ہائے کے تحت چولستانی افراد کو تقسیم ہو چکا ہے۔ اس طرح بقایا رقبہ 56,15,938 ایکڑ بچتا ہے۔

(ب) فی الوقت علاقہ چولستان میں کالونیز ڈیپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو پنجاب، لاہور نے بروئے نوٹیفکیشن نمبر CLI-239/2013-549 مورخہ 05-03-2013 پانچ سال کے لیے چولستانی افراد کو بذریعہ قرعہ اندازی رقبہ الاٹ کرنے کے احکامات صادر فرمائے۔ اس نوٹیفکیشن کے تحت چولستانی افراد سے تینوں اضلاع سے مورخہ یکم اپریل 2013 سے 31 مئی 2013 تک 54115 درخواستیان کو اہل قرار دیا۔ تاہم سکروٹنی کو شفاف بنانے کے لیے اس کی مزید چھان بین کا سلسلہ جاری ہے۔ اس منصوبہ کے لیے 1,36,713 ایکڑ (10,937 لاٹ ہائے) رقبہ مخصوص کیا گیا ہے۔

(ج) متذکرہ بالا سکیم کے علاوہ کوئی سکیم زیر کارروائی نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 ستمبر 2015)

پراپرٹی کی قیمت کم ظاہر کرنے کے رجحان کی روک تھام کا مسئلہ

*6224: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال میں انتقال اور رجسٹریاں پراپرٹی کی پوری مالیت کے مطابق نہیں ہوتیں مثلاً ایک کروڑ کی پراپرٹی 50/40 لاکھ مالیت کی ظاہر کر کے انتقال اور رجسٹریاں کی جارہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پراپرٹی کی کم مالیت ظاہر کر کے انتقال اور رجسٹریوں سے ملکی خزانہ کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے کیا اسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے؟

(ج) کیا محکمہ اس نظام میں بہتری لانے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے اگر ہے تو اس کی تفصیل ایوان میں بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 04 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ مال میں انتقال اور رجسٹریاں پراپرٹی کی پوری مالیت کے مطابق نہیں ہوتیں۔ ہر سال ڈسٹرکٹ کلکٹر صاحبان اپنے اپنے اضلاع میں پراپرٹی کے شیڈول مقرر کرتے ہیں۔

پراپرٹی کی مقررہ قیمت سے کم انتقال اور رجسٹریاں تصدیق نہیں کی جا سکتیں۔اگر کوئی رجسٹری کسی وجہ سے مقررہ ضلعی شیڈول سے کم ہو جائے تو آڈٹ کے دوران ان کی نشاندہی ہو جاتی ہے اور متعلقہ کلکٹر اس کی وصولی کرواتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ حکومت کے مقرر کردہ شیڈول کے مطابق انتقال اور رجسٹریاں ہو رہی ہیں لہذا ملکی خزانہ کو کوئی نقصان نہ پہنچ رہا ہے۔

(ج) رجسٹری کے وقت قابل ادار قوم اشٹام کی وصولی کو مزید بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے ای سٹیمپنگ کا منصوبہ بنا رکھا ہے جو کہ بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا اس اقدام سے ملکی خزانہ میں رقوم اشٹام کی وصولی میں مزید بہتری آئے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 23 ستمبر 2015)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری اراضی پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*6437: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے نواحی دیہات چک نمبر 328 ج ب، چک نمبر 395 گ ب، چک نمبر 296 گ ب، چک نمبر 299 گ ب اور چک نمبر 331 ج ب میں سرکاری اراضی موجود ہے اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں کہ ہر گاؤں میں کتنی سرکاری اراضی موجود ہے؟

(ب) مذکورہ بالا دیہات میں کتنی سرکاری زمین پر لوگ کب سے ناجائز قابض ہیں۔اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) سال 12-2011 سے 15-2014 تک مذکورہ قبضہ گروپوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اور کتنی زمین واگزار کروائی گئی، محکمہ مال کے جن سرکاری اہلکاروں اور افسران کے دور میں ان زمینوں پر قبضہ کیا گیا، ان کے نام، عہدہ اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 28 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 2 جون 2015)

جواب موصول نہیں ہوا

(جواب موصول نہ ہونے کی وجہ سے مورخہ 23 فروری 2016 کو زیر التواء ہوا)

سرگودھا: پی پی 28 سیلاب سے متاثرہ افراد اور حکومتی امداد سے متعلقہ تفصیل

*6537: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حلقہ پی پی 28 یونین کونسل حضور پور تحصیل بھیرہ (ضلع سرگودھا) میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب سے کتنا زرعی رقبہ اور کتنے مکان متاثر ہوئے اور کتنے افراد اس سیلاب سے متاثر ہوئے، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ب) اس سیلاب سے متاثر افراد کو کتنی رقم حکومت کی جانب سے دی گئی ان کے نام، ولدیت، رقم اور یہ رقم کس کس مد میں ان کو دی گئی؟

(ج) کتنے افراد کو ابھی تک حکومت کی جانب سے رقم کی ادائیگی نہ ہوئی ہے اور ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت بقایا متاثرہ افراد کو جن کی درخواستیں منظور ہوئی تھی ان کو بھی رقم دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) حضور پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں کل زرعی رقبہ 1850 ایکٹر متاثر ہوا۔اور دوران سیلاب 01 مکان مطابق پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب متاثر ہوا۔اور 547 زمین مالکان فصلات کی مد میں متاثر ہوئے۔

(ب) حضور پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں ایک کس مالک مکان متاثرہ (تصور حیات) کو مبلغ۔/80,000 روپے اور 547 فصلات متاثرین میں سے 456 متاثرین کو مبلغ ۔/10,000 فی ایکڑ کے حساب سے مبلغ۔/1,02,70,000 روپے معاوضہ کی ادائیگی کی گئی۔جبکہ 13 متاثرین کے پے آرڈر بنک آف پنجاب میں موجود ہیں مگر متاثرین زیادہ تر ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے ابھی تک وصول نہ کر سکے ہیں۔ان کے گھر والوں کو بھی اطلاع دی جا چکی ہے اور فہرست PDMA کو بھی بھجوائی جا چکی ہے۔متاثرین جن کو ادائیگی کر دی گئی ہے ان کے نام ولدیت،رقوم کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) حضور پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں 591 متاثرین کے نام سروے میں رپورٹ ہوئے جو بعد ازاں فیلڈ سٹاف کے تصدیق کرنے کے بعد 44 افراد حقدار نہ ٹھہرائے گئے اور ان کے نام متاثرین کی فہرست میں سے PDMA سے کینسل (De-notify) کروائے گئے۔

حقداران ٹوٹل 547 متاثرین تھے جن میں سے 456 کو جیسا کہ سوال (ب) کے جواب میں عرض کیا گیا ہے کو ادائیگی کر دی گئی اور 13 کے پے آرڈر بنک آف پنجاب میں موجود ہیں۔547 حقداران متاثرین سیلاب مد متاثرہ فصلات میں سے جن کو ادائیگی نہ کی گئی ہے ان کی تفصیل اور وجہ ذیل ہے۔

1. بمطابق رپورٹ آمدہ پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA) لاہور 78 افراد کی NADRA کی جانب سے Verification نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ان افراد کے پے آرڈر تیار نہ ہوئے اور ان کو معاوضہ کی رقم کی ادائیگی نہ ہو سکی۔

2. متاثرین مکان کی مد میں تین کس افراد (i) صائمہ مظہر (ii) سکینہ بی بی (iii) محمد نذیر نے کسی دیگر جگہ کا سروے ٹیم کو سروے کرواکر اپنے نام سروے لسٹ میں شامل کروالیے تھے جو بعد میں ایک کس مسمی محمد اقبال درخواست دینے پر بعد از تصدیق پتہ چلا کہ مذکورہ افراد کے مکانات بالکل درست حالت میں ہیں اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ سیلاب 2014 کے پانی نے صائمہ مظہر وغیرہ کے مکانات کو چھوا تک نہیں تھا۔ ان تینوں کی ادائیگی بعد از رپورٹ فوراً روک دی گئی۔ اور کیس ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی کو ارسال کر دیا گیا۔ جو ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی نے میٹنگ میں تینوں کی ادائیگی کو کالعدم قرار دے دیا اور ان کے نام فہرست متاثرین مکان سے خارج کرنے کا حکم جاری کیا۔ مذکورہ تین کس نے Next appellate forum ڈسٹرکٹ گریوینس ریڈریسل کمیٹی میں ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی کے فیصلہ کے خلاف اپیل جمع نہ کروائی بلکہ معزز عدالت عالیہ ہائیکورٹ لاہور میں ایک رٹ پٹیشن نمبر 2015/3043 دائر کر دی۔ جس کے جواب میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سرگودھا نے اپنا جواب داخل کروا دیا ہے۔ پٹیشن کی تین hearing ہو چکی ہیں اور ابھی تک معاملہ معزز عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(د) حضور پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں دوبارہ سروے کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں مگر دوبارہ سروے کے دوران کوئی بھی شخص متاثرہ مکان یا متاثرہ فصل کی مد میں اہل قرار نہ دیا گیا۔ مزید یہ کہ دوبارہ سروے کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی اور ڈسٹرکٹ گریوینس ریڈریسل کمیٹی کی میٹنگ بھی ہوئی لیکن ان میٹنگ میں حضور پور کا کوئی بھی شخص دوسرے سروے کے دوران متاثرہ مکان یا متاثرہ فصلات کی مد میں معاوضہ کا اہل نہ ٹھہرا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 17 اکتوبر 2015)</u>

<u>سرگودھا میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے زمینداروں کی بحالی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات</u>

***6657: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیایہ درست ہے کہ مارچ، اپریل 2015 کی بارشوں سے ضلع سرگودھا کے کافی چکوک بالخصوص چک 109 جنوبی، چک 108 جنوبی، چک 112 جنوبی، 105 جنوبی، 106 جنوبی، 102 جنوبی، 100 جنوبی، 110 جنوبی اور چک 97 جنوبی کی تمام فصلیں تباہ ہو گئی ہیں؟

(ب) کیاحکومت جن کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں ان زمینداروں کی بحالی کے لئے کچھ اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو تفصیل بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 16 مئی 2015 تاریخ ترسیل 30 جون 2015)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) حالیہ ماہ مارچ واپریل 2015 کی بارشوں سے مندرجہ ذیل چک نمبر 109 جنوبی، 108 جنوبی، 112 جنوبی، 105 جنوبی، 106 جنوبی، 102 جنوبی، 100 جنوبی، 110 جنوبی اور چک نمبر 97 جنوبی میں کسی قسم کی فصلات کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

(ب) جس وقت کسی موضع کو آفت زدہ قرار دے دیا جاتا ہے۔ تو وہاں پر ڈویلپمنٹ سیس، لوکل ریٹ، ایگریکلچرل، انکم ٹیکس اور واٹر ریٹ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ چونکہ اس وقت مروجہ پالیسی کے تحت یہاں پر نقصان 40% سے کم ہے۔ لہذا کسان اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 نومبر 2015)

نارووال: سابقہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس کی فروخت / لیز سے متعلقہ تفصیلات

***6950: جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) سابقہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس نارووال کس کو کب اور کس نے لیز / پٹہ پر دیا۔ جس کو دیا گیا ہے اس کا نام، پتہ جات اور شرائط نیز کتنے سال کی لیز / پٹہ پر دیا گیا ہے؟

(ب) اس کمپلیکس کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ج) اس کمپلیکس کی اراضی کی مارکیٹ ویلیو کتنی ہے؟

(د)اگراس کو لیز/پٹہ پر دینے سے قبل اخبار میں اشتہار دیا گیاتوکب اور کس کس اخبار میں اشتہار میں دیا گیا؟

(ہ)کیااس کو باقاعدہ تمام کوڈل فارملٹی پوری کرنے کے بعد لیز/پٹہ پر دیا گیا ہے گر نہیں تواس کی وجوہات کیا ہیں۔کیاحکومت اس کی لیز/پٹہ پر دینے کی تحقیقات کروانے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 27 جولائی 2015 تاریخ ترسیل 15 ستمبر 2015)

جواب موصول نہیں ہوا

(جواب موصول نہ ہونے کی وجہ سے 23 فروری 2016 سے زیر التواء ہے)

چک نمبر 231 گ ب تحصیل کمالیہ کی اراضی کی الاٹمنٹ کی تفصیل

*6960: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)چک نمبر 231 گ ب تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی سرکاری اراضی سال 2005 سے آج تک کس کس شخص کو کس کس سکیم کے تحت یا کون کون سی عدالت کے حکم پر الاٹ کی گئی ہے۔ان کے نام بتائیں؟

(ب)کیایہ درست ہے کہ جو سرکاری اراضی ان سالوں کے دوران الاٹ کی گئی ہے اس کی مالیت اربوں روپے ہے؟

(ج)کیایہ بھی درست ہے کہ اس سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کے خلاف محکمہ مال ٹوبہ ٹیک سنگھ کے افسران نے خود تصدیق کی ہے کہ اس کی الاٹمنٹ غلط اور فراڈ سے ہوئی ہے اوراس کی الاٹمنٹ کے خلاف اعلیٰ افسران کو رپورٹ ارسال کی ہے کہ ان الاٹمنٹوں کو کینسل کیا جائے؟

(د)کیاحکومت اس غلط اور فراڈ سے الاٹ کردہ اربوں روپے کی سرکاری اراضی کی تحقیقات کروانے کے لئے کوئی پارلیمانی کمیٹی بنانے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2015 تاریخ ترسیل 15 ستمبر 2015)

جواب موصول نہیں ہوا

بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کا شاملات کی زمین پر قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*7202: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین بغیر کوئی قیمت ادا کئے اپنی سکیم میں شامل کی ہے ؟

(ب) کیا بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین کی قیمت ادا کی ہے ؟

(ج) کیا محکمہ جنگلات اور بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کے درمیان کوئی مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے اگر ہے تو ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 13 نومبر 2015 تاریخ ترسیل 28 دسمبر 2015)

جواب موصول نہیں ہوا

لاہور: رائے ونڈ میں تعینات پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

*7221: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل رائے ونڈ (لاہور) میں کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں ؟

(ب) کتنے پٹواریوں کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات کا چارج ہے۔

(ج) کتنے پٹواریوں کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ یا قانونی کارروائی ہو رہی ہے، ان کے نام، جگہ تعیناتی اور انکوائریوں سے متعلقہ تفصیلات فراہم کریں۔

(د) موضع کڑیال تحصیل رائے ونڈ کا رقبہ کتنا ہے۔ اس وقت اس گاؤں میں کتنے پٹواری ہیں اور وہ کتنے عرصہ سے اسی گاؤں یا حلقہ میں تعینات ہیں۔

(ہ) جنوری 2012 سے آج تک اس گاؤں کے کتنے افراد نے اپنے رقبہ کی نشاندہی کے لئے درخواست متعلقہ پٹواری یا دیگر افسران کو گزاری۔ کتنے افراد کے رقبہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ کتنے افراد / کھاتہ دار کی درخواست برائے نشاندہی رقبہ کس وجہ سے زیر التواء ہیں اور ان پر کارروائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2015 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2015)

<u>جواب موصول نہیں ہوا</u>

لاہور رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ10اپریل2016 سیکرٹری

بروز منگل 12 اپریل 2016 محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)
کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ راحیلہ انور	1297-1296-1186
2	ڈاکٹر نوشین حامد	1377
3	جناب احسن ریاض فتیانہ	6960-5392-3117-3106
4	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	5045-3562
5	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	4171
6	میاں نصیر احمد	4
7	میاں محمد اسلم اقبال	1856
8	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2434-2433
9	محترمہ نگہت شیخ	3307
10	میاں طارق محمود	4001
11	محترمہ خدیجہ عمر	5206
12	چوہدری اشرف علی انصاری	5558
13	جناب امجد علی جاوید	6437-5651
14	محترمہ حنا پرویز بٹ	6537-5833
15	باؤ اختر علی	6000
16	جناب محمد نعیم انور	6224-6223
17	چوہدری فیصل فاروق چیمہ	6657
18	جناب ابو حفص محمد غیاث الدین	6950

7202	جناب محمد عارف عباسی	19
7221	محترمہ فائزہ احمد ملک	20